اقلیم خطابت کا شہنشاہ

تو کہ اقلیم خطابت کا شہنشاہ بھی تھا
اک قلندر کی طرح مردِ خود آگاہ بھی تھا
ایک درویش خدا مست و بہی خواہ بھی تھا
ہمرہِ تیغ زباں سید جنگاہ بھی تھا
تونے مجبور زبانوں کو نوا دی جس دم
انقلابات کے تذکار تھے گردن زدنی
جس نے آزاد فضاؤں کا کبھی نام لیا
اس پہ ہر وقت ہی تیار تھی نیزے کی انی
لوحِ تاریخ پہ کندہ تیری عظمت کے نقوش
تونے یخ بستہ عزائم کو حرارت بخشی
خال و خد ملت ترساں کے سنوارے تونے
حریت کیش رفیقوں کو جسارت بخشی
عرصۂ جُہد کو پُرکیف کیا تھا تونے
چشمۂ علم کو عرفان دیا تھا تونے
تختِ افرنگ کی زنجیر غلامی کاٹی
ملتِ پاک کا ہر چاک سیا تھا تونے

سید محمد یونس بخاری